وہ نہیں جانتے کہ بغاوت کیا ہوتی ہے۔ کیا اپنی آزادی کا مطالبہ کرنا بغاوت ہے۔ اور جب یہ الفاظ وہ لوگ کہتے ہیں جنہیں اپنے ہندوستانی ہونے سے انکار نہیں اور مسلمان کہلاتے ہیں تو میرا دل کھول اٹھتا ہے۔ میرا دماغ دہکنے لگتا ہے۔ میری زبان انگارے اگلنا چاہتی ہے۔ میں سوچتا ہوں یہی لوگ ہیں جو اپنے ہی ایمان کی جانکنی کا تماشہ دیکھتے ہیں۔ کس زبان سے کہوں کہ ان مادرزاد وفاداروں نے برطانیہ کے عشق میں اپنی جانیں دے کر یا پھر حریت خواہوں کے سر اتار کر قومی آبرو کو مجروح کیا۔ اور حریت کے چہرے پر کالک ملی ہے اب وہی کالک ان کے چہروں کو سیاہ کر چکی ہے۔ اور آزادی کا چہرہ صبح کے سورج کی طرح دمک رہا ہے انہیں سلطنت کے فرزند ہونے پر ناز ہے۔ ہمت ہے تو تاریخ کی رفتار روک لیں۔ تاریخ اس تیزی سے پلٹا کھا رہی ہے کہ انگریز کو ہندوستان خالی کرنا ہوگا اور ہم آزاد ہو کر رہیں گے، مؤذن صبح کی آذان دے چکا ہے اور اب صبح کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا ہے۔" (چٹان جلد ۲۹، شمارہ ۳)

کھروڑ پکا میں شاہ جیؒ کے اولین ساتھی

حاجی نور محمد چوہان رحمۃ اللہ علیہ

حاجی نور محمد چوہان

کھروڑ پکا میں شاہ جیؒ کے اولین ساتھی تھے (جن کے بارے میں مفصل مضمون ان شاء اللہ العزیز ترتیب دیا جائے گا) ان کی شخصیت کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ ملتان میں احرار پولیٹیکل کانفرنس منعقدہ ۱۹۳۷ء میں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ نے احرار کے خلاف مخالفین کی ہرزہ سرائی کا جواب دیتے ہوئے معاً ڈیوٹی پر موجود سرخ پوشش حاجی نور محمد چوہان کو بلا کر اپنے پاس سٹیج پر کھڑا کر دیا اور للکار کر کہا "مجلس احرار کے قائدین پر بلکا زمال کی پھبتی کسنے والوں کو میں چیلنج کرتا ہوں کہ میں اس بے ڈھب واجبی شکل وشباہت والے منخنی اور کالے کلوٹے رضاکار کو (جو دودھ دہی کی معمولی دکان کر کے روزگار پیدا کرتا ہے۔ نہ کوئی جائداد رکھتا ہے نہ سرمایہ دار ہے) پیش کر کے برملا کہتا ہوں کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور چودھری افضل حقؒ کے اس ادنیٰ رضاکار کو خرید کے دکھا دو۔ اگر تم اس میں کامیاب ہو گئے تو پھر تم سچے اور ہم جھوٹے، ورنہ جھوٹی تہمتیں لگانے سے باز آجاؤ اور غضب خداوندی کو دعوت نہ دو!